فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

محمد طفیل

○ مخطوطہ نمبر ۴۳   داخلہ نمبر ۳۷۸۹

- نام : تحریر الطرق والروایات۔   فن تجوید
- تقطیع : ٦ × ٨½ / ٤ × ٦½   سطر فی صفحہ ٢٩   حجم ٣٧ اوراق
- مصنف : شیخ علی المنصوری   سن تالیف معلوم نہیں
- کاتب : محمد بن عبد اللطیف الحنبلی   سن کتابت ٢٩ صفر المظفر ١١٤٥ھ
- روشنائی : صمغ دودی   خط نسخ خوشخط۔
- کاغذ : قطنی دستی مسحوق مصری   زبان عربی نثر

اس کتاب کا آغاز اس طرح ہوتا ہے :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔ و بعد فیقول العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ علی المنصوری غفر اللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین۔

کتاب کے آخری کلمات یہ ہیں :

و ندعو و نرفع ایدینا الی السماء انہ مجیبٌ والحمد للہ رب العلمین۔ تمت الرسالۃ المبارکۃ فی اواخر شہر صفر الخیر سنۃ خمس و اربعین ومایۃ والف عن الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف صلاۃ۔ وا تم تحیۃ علی ید العبد الضعیف محمد بن عبد اللطیف الحنبلی غفر اللہ تعالیٰ ولوالدیہ ولمشائخہ وللمسلمین۔ آمین۔

اس [illegible]

الیٰ هٰهُنا قوبلت فقط علیٰ نسخة قابلها الوزیر علیٰ نسخة الاصل ۔

امام القراء شیخ ابومحمد قاسم بن فیرۃ الشاطبی المتوفی ۵۹۰ھ نے مشہور و متداول قصیدہ حرز
مانی ووجه التهانی" کی بنیادوں پر طرق و روایات اور قراءت کو شعر میں مدون کیا۔ اور شاطبی
یہی قصیدہ "القصيدة الشاطبية" کے نام سے بھی مشہور ہوا۔ رسالہ مذکور میں جو وجوہ قراءت نظم میں
ن کئے گئے ہیں۔ ان کے طرق و روایات اس کتاب میں درج ہیں۔ اور ہر اختلاف کو اصل قاری کی
رف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر رسالہ جو درحقیقت" القصيدة الشاطبية" کی منثور شرح ہے۔ علماء تجوید میں" تحریر
طرق" یا " طرق المنصوری" کے نام سے متعارف و متداول ہے۔

اس رسالہ کے مصنف کا پورا نام علی بن سلیمان بن عبداللہ المنصوری ہے۔ آپ آستانہ (قسطنطنیہ
ں شیخ القراء تھے۔ اور آپ کی وفات ۱۱۳۴ھ بمطابق ۱۷۲۲ء میں اسکدار میں ہوئی۔ خیرالدین زرکلی
نے ان کی مندرجہ ذیل کتب کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ شرح فی صفة سید المرسلین والعشرة المبشرین۔

۲۔ تحریر الطرق والروایات۔ اس کتاب کا خطی نسخہ اس وقت زیرِ نظر ہے۔

۳۔ ردّ الالحاد فی نطق الضاد۔

۴۔ الفیہ فی النحو۔

اسماعیل پاشا البغدادی نے اپنی کتاب" ایضاح المکنون" ج ۱ ص ۲۳۲ پر زیرِ نظر رسالہ
"تحریر الطرق" کا پورا نام یوں لکھا ہے:" تحریر الطرق والروایات فی ما تیسر من الآیات
فی وجوہ القراءات"۔

زیرِ نظر نسخہ نہایت خوش خط اور عمدہ لکھا ہوا ہے۔ اور مکمل حالت میں موجود ہے، جیسا کہ
پہلے ذکر ہوا۔ اصل نسخہ سے مقابلہ بھی حاشیہ پر درج ہے۔ اور حاشیہ پر جا بجا تصحیحات و
تنقیحات درج ہیں۔ اس کتاب کے طبع ہونے کی تاحال کہیں سے اطلاع نہیں ملی۔ البتہ نسخہ
اس حالت میں ہے کہ اسے صاف کر کے شائع کیا جا سکتا ہے۔

[redacted]

○ مخطوطہ نمبر ۴۴ داخلہ نمبر ۲۷۹۰

• - نام کتاب: کتاب التمہید فی علم التجوید - فنِ تجوید

• - تقطیع: $\frac{9 \times 7}{5 \times 6\frac{1}{2}}$ سطر فی صفحہ ۲۷ حجم ۳۵ ورق

• - مصنف: شیخ القراء ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ - سن تالیف ۷۹۹ھ

• - کاتب: مذکور نہیں سن کتابت ۱۳۱۴ھ

• - روشنائی: صمغ دودی عنوان سرخ رنگ - خط نسخ خوشخط

• - کاغذ: دستی مصری مسحوق زبان عربی نثر

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - قال الشیخ الامام العلامة المقری المحقق ابوالخیر شمس الدین محمد بن شمس الدین محمد بن محمد بن علی الجزری الشافعی تغمده اللہ رحمتہ ......

کتاب کے آخر میں یہ عبارت ہے:-

قال المصنف فرغت من تحریرہٖ آخر ثلث ساعةٍ مضت لبعد الزوال من استوائہ من یوم السبت خامس ذی الحجة الحرام من سنة تسع وستین وسبعمائة بالمدرسة الظاهرية من بین القصرین بالقاهرة المحروسة لا زالت معمورة وسائر بلاد المسلمین و اجزت لجمیع المسلمین روایتہٗ عنی راجیًا ثواب اللہ تعالیٰ ورحمتہ والحمد للہ رب العلمین - فی یوم الخمیس المبارک الموافق غرة شهر جمادی الاولیٰ سنة ۱۳۱۴ من هجرة منزلة العز والشرف صلی اللہ علیہ وسلم -

نویں صدی ہجری کے مجوّد اور عالم قرأت امام الجزری کو علماء تجوید میں جو شہرت اور مرتبہ حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ——— علم التجوید کی تاریخ آپ کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی -

آپ ۷۵۱ھ بمطابق ۱۳۵۰ء میں دمشق میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی - جب آپ نے علمی زندگی میں قدم رکھا تو دمشق میں "دارالقرآن" کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا - آپ نے اپنی زندگی میں کئی بار مصر کا سفر کیا - اور بلاد روم بھی گئے - آپ نے تیمورلنگ

(باقی صفحہ ۳۹۴ پر ملاحظہ فرمائیں)